از قلم: محمد داؤدالرحمن علی

فہرست مضامین

شوال کے روزے

رمضان المبارک کی مبارک ساعتوں کے اختتام کے بعد جو پہلا دن آتا ہے یعنی عید الفطر کا دن یہ دن یکم شوال کہلاتا ہے۔ماہِ شوال اسلامی سال کا دسواں قمری مہینہ ہے۔

ماہِ شوال کا لغوی معنی اور وجہ تسمیہ:

''شوال'' عربی مصدر **''شول''** سے مشتق ہے ،اور''شول'' کے معنی ''اوپر اٹھنا اور اوپر اٹھانا، بلند ہونا اور بلند کرنا'' کے آتے ہیں۔ عربی میں کہا جاتا ہے

''شالت الإبل بأذنابها للطراق'' یعنی نر اونٹ نے جفتی کرنے لیے اپنی دم اوپر اٹھالی۔[1]

''شوال'' ''تشویل'' سے مشتق ہے اور ''تشویل'' کا معنی ''اونٹ کے دودھ کا کم ہونا'' کے ہیں۔ عربی میں کہا جاتا ہے **''شوّلت الناقة و شوّلت المزادة''** یعنی اونٹی کا دودھ اور مشکیزے کا پانی کم ہو گیا۔[2]

علامہ ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں ایک روایت نقل کی ہے، جس میں ''شوال'' کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اس مہینے میں لوگوں کے گناہ اٹھالیے جاتے ہیں (معاف کر دیئے جاتے ہیں)، اس لیے اس مہینے کو ''شوال'' کہا گیا۔[3]

---

(1) قاموس الوحید، ص: ۸۹۹، ط: ادارۃ اسلامیات

(2) قاموس الوحید، ص: ۹۰۰، ط: ادارۃ اسلامیات

(3) تاریخ دمشق لابن عساکر: (45/335، ط: دار الفکر) کذا فی کنز العمال لعلی المتقي: (رقم الحدیث: 24284، 8/588، ط: مؤسسة الرسالة)

شوال کے چھ روزے:

رمضان المبارک کے روزوں کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنا مستحب ہے۔

اس کی فضیلت احادیث مبارکہ میں وارد ہوئی ہے:

عن أبي أيوب عن رسول اللهﷺ قال:

"من صام رمضان ثم أتبعه ستًّا من شوال فذاک صيام الدهر"۔ رواه الجماعة إلا البخاري والنسائي"۔ [4]

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس نے رمضان کے روزے رکھے اور پھر شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ ہمیشہ (یعنی پورے سال) کے روزے شمار ہوں گے۔"

(4)اعلاء السنن لظفر احمد العثمانی-کتاب الصوم- باب استحباب صیام ستۃ من شوال وصوم عرفۃ-رقم الحدیث ۲۵۴۱-ط: ادارۃ القرآن کراچی

1) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، وَسِتًّا مِنْ شَوَّالٍ، فَكَأَنَّمَا صَامَ السَّنَةَ كُلَّهَا". [5]

"جس نے رمضان کے روزے رکھے اور (اس کے بعد) شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا اس نے پورے سال کے روزے رکھے۔"

اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآنِ کریم کے وعدہ کے مطابق ہر نیکی کا بدلہ کم از کم دس گنا ملتا ہے، گویا رمضان المبارک کے ایک ماہ کے روزے دس ماہ کے روزوں کے برابر ہوئے، اور شوال کے چھ روزے ساٹھ روزوں کے برابر ہوئے، جو دو ماہ کے مساوی ہیں، اس طرح رمضان کے ساتھ شوال کے روزے رکھنے والا گویا پورے سال روزہ رکھنے والا ہو جاتا ہے۔

(5) مسند احمد

شوال کے چھ روزوں کا نبوی (ﷺ) حساب:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

"اللہ تعالیٰ نے ایک نیکی کا بدلہ دس کے برابر رکھا ہے، لہذا رمضان کے ایک ماہ کے روزے دس مہینوں کے برابر اور عید الفطر کے بعد چھ دن کے روزے پورے سال کے روزوں کے برابر ہیں۔"(6)

دوسری روایت میں ہے؛

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"رمضان کے روزے دس ماہ اور چھ روزے (شوال) کے دو ماہ ہیں، تو یہ پورے سال کے روزے ہوئے۔"(7)

(6) سنن نسائی: ۲۸۶۱، صیام ستۃ ایام من شوال

(7) صحیح ابن خزیمہ، حدیث نمبر: 2115

تیس کو جمع کریں چھ کے ساتھ تو حساب آتا ہے چھتیس، اب چھتیس کو دس کے ساتھ ضرب دیں تو حساب آتا ہے تین سو ساٹھ۔

علماء کی تشریح:

علامہ نوویؒ فرماتے ہیں: ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے، اس حساب سے رمضان کا مہینہ دس ماہ کے قائم مقام ہوا اور شوال کے چھ روزے دو ماہ کے قائم مقام ہوئے، تو گویا ایک سال مکمل ہو گیا، اس طرح پورا سال روزہ رکھنے کا اجر ملے گا۔[8]

علامہ ابن رجب حنبلیؒ نے شوال کے چھ روزوں کے کئی فوائد ذکر فرمائے ہیں:

1) پورے سال کے روزہ رکھنے کا اجر ملتا ہے۔
2) قیامت کے دن فرائض میں نقص اور کمی کو نوافل سے پورا کیا جائے گا، جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن تمام اعمال میں سب سے پہلے نماز کے متعلق سوال ہو گا، تو ہمارا پروردگار فرشتوں سے فرمائے گا، حالانکہ وہ خوب جانتا ہے، دیکھو! میرے بندہ کی نماز کامل ہے یا ناقص؟ اگر وہ کامل ہو گی تو کامل ہی

(8) شرح النووي: (1/369)

لکھ دی جائے گی۔ (یعنی اس کا ثواب پورا لکھا جائے گا) اگر اس میں کچھ کمی رہ گئی ہو گی، تو اللہ فرشتوں سے فرمائے گا، دیکھو! میرے بندہ کے پاس کچھ نفل بھی ہیں؟ اگر نفل ہوں، تو میرے بندہ کے فرائض کی کمی اس کے نوافل سے پوری کر دو۔ پھر تمام اعمال کا حساب اسی طرح لیا جائے گا۔ (یعنی فرض کی کوتاہی کو نفل سے پورا کر لیا جائے گا)[9]

لہذا شوال کے چھ روزے بھی نماز سے پہلے اور بعد کی سنتوں اور نوافل کی طرح ہیں، ان کے ذریعے اللہ تعالی رمضان المبارک کے روزوں کے نقص اور کمی کو پورا کر دیں گے۔

3) رمضان کے بعد شوال کے روزے رکھنا، اس بات کی دلیل اور علامت ہے کہ رمضان کے فرض روزے قبول کر لیے گئے۔ احادیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالی جب کسی بندے کے نیک عمل کو قبول فرماتے ہیں، تو اس کو مزید نیک عمل کی توفیق عطا فرماتے ہیں۔ اس لیے علمائے کرام فرماتے ہیں کہ ایک نیکی کے بعد دوسری نیکی کرنا، پہلی نیکی کے قبولیت کی علامت ہے۔

---

(9) سنن أبي داؤد: (رقم الحديث: 766، 1/229، ط: المكتبة العصرية

4) اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کو صومِ رمضان کی ادائیگی کی نعمت وتوفیق پالینے پر ذکرِ الٰہی وتکبیر وتسبیح وغیرہ سے اپنی شکر گزاری کا حکم فرمایا ہے۔

”رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کے لیے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہِ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں، لہٰذا اب سے جو شخص اس مہینے کو پائے، اس کو لازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو، تو وہ دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرے۔ اللہ تمہارے ساتھ نرمی کرنا چاہتا ہے، سختی کرنا نہیں چاہتا، اس لیے یہ طریقہ تمہیں بتایا جا رہا ہے تاکہ تم روزوں کی تعداد پوری کر سکو اور جس ہدایت سے اللہ نے تمہیں سرفراز کیا ہے، اس پر اللہ کی کبریائی کا اظہار و اعتراف کرو اور شکر گزار بنو۔“(10)

لہٰذا رمضان کی توفیق پالینے، اور گناہوں کی مغفرت پر شکر گزاری میں یہ بھی شامل ہے کہ اس کے بعد چند روزے رکھے جائیں۔ حضرت وہیب بن الورد رحمہ اللہ سے اگر کسی نیکی پر مرتب ہونے والے ثواب کے بارے میں پوچھا جاتا تھا تو فرماتے: نیک عمل

---

(10)بقرہ، آیت نمبر:185

کے اجر وثواب کے بارے میں مت پوچھو، بلکہ یہ جاننے کی کوشش کرو کہ اس عمل کی ادائیگی پر شکریہ کیسے ادا کیا جائے کہ رحمن ورحیم رب نے تمہیں اس کی توفیق عطا فرمائی۔[11]

چھ روزے کس ترتیب سے رکھیں:

شوال کے چھ روزے یکم شوال یعنی عید کے دن کو چھوڑ کر شوال کی دوسری تاریخ سے لے کر مہینہ کے آخر تک الگ الگ کر کے اور اکٹھے دونوں طرح رکھے جا سکتے ہیں۔ لہذا ان روزوں کا اہتمام کرنا چاہیے۔ البتہ اگر کوئی روزہ نہ رکھے تو اسے طعن و تشنیع کا نشانہ نہیں بنانا چاہیے؛ کیوں کہ یہ مستحب روزہ ہے، جسے رکھنے پر ثواب ہے اور نہ رکھنے پر کوئی مواخذہ نہیں ہے۔

متفرق مسائل:

1) یاد رکھیں! عید الفطر کے بعد شوال کے یہ چھ روزے فرض، یا واجب نہیں ہیں۔ بلکہ مستحب و مسنون ہیں۔

(11) لطائف المعارف لابن رجب الحنبلي، ط: دار ابن كثير

2) شوال کے مہینے میں یہ چھ روزے رکھتے ہوئے قضاء اور ان روزوں کی نیت جمع کرنا درست نہیں ہے۔ بلکہ جدا جدا ہی رکھنا ضروری ہے۔

3) اگر ان روزوں میں سے کوئی روزہ رکھ کر کسی وجہ سے توڑنا پڑ جائے تو اس کی صرف قضاء لازم ہو گی، کفارہ نہیں

4) اسی طرح اگر کوئی شخص ہر سال ان روزوں کے رکھنے کا اہتمام کرتا ہے مگر اس سال نہ رکھ سکا تو وہ گناہگار نہیں ہو گا اور نہ ہی اس پر ان روزوں کی قضا واجب ہو گی۔

اللہ پاک ہم سب کو یہ روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین